منظومۂ صرف

★ شرف الدین اصلاحی

منظومۂ صرف مولانا فراہی کی ایک نا تمام تصنیف ہے۔ نہیں معلوم اس کو نا تمام تصنیف کہنا بھی درست ہے یا نہیں۔ اس میں صرف ۲۶ اشعار ہیں۔ اس کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا فارسی میں عربی قواعد نظم کرنا چاہتے تھے۔ جس طرح کہ اردو میں تحفۃ الاعراب[1] نظم کی ہے تحفۃ الاعراب کی طرح اس کی بھی سب سے نمایاں خصوصیت اختصار ہے۔ ایک شعر بلکہ ایک مصرعے میں پورا پورا مسئلہ سمیٹ دیا ہے جس کی تفصیل کے لیے ابواب و فصول کی وسعت چاہیئے ہوتی۔ اس پر کوزے میں دریا بند کرنے کی مثل صادق آتی ہے۔ اس کا مقصد غالباً یہ ہوگا کہ مسائل آسانی سے یاد رکھے جا سکیں۔

مولانا فراہی پر تھوڑا بہت جن لوگوں نے اب تک لکھا ہے ان میں سے کسی نے ان کی اس کتاب کا ذکر نہیں کیا ہے۔ یا تو ان کو اس کا علم نہیں تھا یا انہیں اس قابل نظر

---

[1] تحفۃ الاعراب کے تفصیلی تعارف کے لیے ملاحظہ ہو راقم الحروف کا مضمون عربی نحو پر مولانا فراہی کے رسائل۔ فکر و نظر۔ ستمبر ۱۹۷۸ء۔

نہیں آئی کہ اس کا ذکر کیا جائے۔ اس لیے ضرورت ہے کہ اس کے بارے میں قدرے تفصیل سے لکھا جائے۔ خصوصیت سے اس کے استنادی پہلو پر روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔

میں اس کے لیے محترمی مولانا بدرالدین اصلاحی اور عزیزی محمد اجمل اصلاحی کا ممنون ہوں۔ اجمل سلمہ نے مدرستہ الاصلاح سے فراغت کے بعد ابھی سالِ گذشتہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے امتیاز کے ساتھ عربی میں ایم اے کا امتحان پاس کیا ہے اور بالفعل مولانا فراہی کی "مفردات القرآن" کو تعلیقات و حواشی اور بعض اضافوں کے ساتھ ازسرِنو مرتب کر رہے ہیں۔ اس کام پر لکھنؤ یونیورسٹی ان کو پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری دے گی۔ انہی نے مجھے اس کتاب کی موجودگی کا پتا دیا اور انہی کی رفاقت اور رہنمائی میں میں مولانا بدرالدین صاحب کے گاؤں نیاورج پہنچا جہاں باقیاتِ فراہی کا اصل خزانہ محفوظ ہے۔

نیاورج قصبہ سرائے میر کی آبادی اور سرائے میر ریلوے اسٹیشن کے شمال میں کوئی چار میل کے فاصلے پر ضلع اعظم گڑھ کے ان چند مواضعات میں سے ہے، جو مسلم آبادی کی اکثریت، تعلیم، خوشحالی اور اسلامی تہذیب و ثقافت کے غلبہ کی وجہ سے شہرت رکھتے ہیں۔ اور اپنی سرکردہ حیثیت کے باعث ممتاز ہیں اور میرے نقطۂ نظر سے اس کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ یہ اقلیم ہند میں دلدادۂ فراہی بدر اصلاحی کا مولد و مسکن ہونے کے علاوہ بالفعل دائرۂ حمیدیہ کا مخزن بھی ہے۔ دائرہ حمیدیہ کے دفاتر یوں تو مدرستہ الاصلاح سرائے میر میں واقع ہیں مگر اس کا اصل خزانہ یعنی مولانا حمیدالدین فراہی کے کاغذات اور مسودات مولانا بدرالدین اصلاحی کی تحویل میں یہیں محفوظ ہیں۔ میرے اسفار ہند میں نیاورج کی زیارت میرے مقاصدِ سفر میں سرِ فہرست تھی۔ لیکن نیاورج کے محلِ وقوع کے پیشِ نظر غیر معمولی عزم و ارادہ کے بغیر وہاں پہنچنا آسان نہیں۔ فاصلہ اتنا زیادہ نہیں لیکن "رہرو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر" اور یہاں عبورِ دریائے شور کی سزا بھگتنی ضروری ہے اور وہ بھی کشتی کے بغیر۔

راستے میں ندی نالے، دشت و بیابان سبھی کچھ آتے ہیں اور ذرائع سفر یکسر مفقود۔ اس لیے اعظم گڑھ پہنچنے کے بعد تقریباً مہینہ بھر تو زبان قال سے یہ شعر پڑھتے رہے :

نیاد ارہا بالخیف ان مزارہا قریب ولکن دون ذالک اہوال

اور جب وہاں کے لیے روانہ ہوئے تو زبانِ حال سے یہ شعر پڑھتے رہے :

ہر قدم دوری منزل ہے نمایاں مجھ سے میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے

لیکن وہاں پہنچ کر جب مولانا بدرالدین اصلاحی سے ملاقات ہو گئی تو دشوار گذار راستے کی صعوبت اور سفر کی تھکن راحت اور آرام میں بدل گئی۔

مولانا بدرالدین ایک عرصہ دراز تک مدرسۃ الاصلاح کے ناظم رہ چکے ہیں۔ اس زمانے میں بھی وہ مدرسے کے ناظم تھے جب میں وہاں کا طالب علم تھا۔ آج کل سبکدوشی اور فارغ البالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ عمر کے اس حصے میں بھی مولانا فراہی کے مسودات کی ترتیب و اشاعت کا بارِ گراں اُٹھائے ہوئے ہیں۔

مولانا امین احسن اصلاحی کی نقل مکانی اور استاذی مولانا اختر احسن اصلاحی مرحوم کی رحلت کے بعد ہندوستان میں مولانا فراہی کے ترکے کے وارث اور امین وہی رہ گئے ہیں۔ آج کل دائرہ حمیدیہ کے کرتا دھرتا، ڈائرکٹر یا ناظم سب کچھ وہی ہیں — حالات کی نامساعدت کے باوجود وقفے وقفے سے یکے بعد دیگرے مولانا فراہی کی غیر مطبوعہ تصانیف کی طباعت و اشاعت کا کام کرتے رہتے ہیں۔

فروری ۱۹۷۸ء میں میں ہندوستان گیا تو وہ اعظم گڑھ سے بمبئی جا چکے تھے۔ ان سے بمبئی میں ملاقات ہوئی مگر مجھے اپنے مقصد میں اس لیے کامیابی نہیں ہوئی کہ فراہی کے کاغذات اور مسودات جو میں دیکھنا چاہتا تھا وہ نیاورج میں تھے۔

فروری ۱۹۷۹ء کے سفر میں مجھے اس خزانے تک رسائی حاصل ہوئی۔ مولانا ہم لوگوں کے بزرگ ہیں محترم ہیں۔ انھوں نے نہ صرف ہمارے کام میں پوری پوری

مدد کی۔ بلکہ ضیافت اور مہمانداری کی تکلیف بھی اٹھائی۔ میں نے تقریباً ایک ہفتہ نیاورج میں ان کے پاس گذارا۔ یہ سات دن عجیب انداز سے گزرے۔ صبح سے شام تک مسلسل کام کام، اِس میں مولانا برابر ہمارے ساتھ رہے۔ ان کی وجہ سے میرا کام بہت آسان ہوگیا۔ مسودات اور کاغذات کے پڑھنے اور سمجھنے میں جہاں کہیں ضرورت ہوئی انھوں نے میری بطیب خاطر مدد فرمائی۔ مولانا فراہی کے حالاتِ زندگی بھی انہوں نے بتائے جو میں نے قلمبند کر لیے ہیں۔ منظومۂ صرف کا مسودہ مولانا فراہی کے ہاتھ کا لکھا ہوا تحریرات کے فائل میں ہے اور اچھی حالت میں ہے۔ ۲۲ مارچ ۸۰ء کو میں نے نیاورج میں مولانا بدرالدین اصلاحی کی مدد سے اس کی نقل اپنے ہاتھ سے تیار کی۔ ملاحظہ ہو:

منظومۂ صرف

بعد حمدِ خالق و بعد از درودِ مصطفیٰ — خوش بود در صرف زیں منظوم کردن ابتدا

پس بداں موضوعِ علمِ صرف باشد اشتقاق — کہ چساں از مادہ سازند چندیں لفظہا

مادہ باشد بہر لفظے حروفِ اصلیش — کاں بجز تخفیف با ترتیب می ماند بجا

آنچہ غیر از مادہ باشد حروف زائد است — کاں بود از انساں کہ وزن لفظ دارد اقتضا

وزن ہر لفظ است ترکیبِ حروفش جملگی — کہ نماید ہیأت آں لفظ را سرتا بپا

چونکہ یک معنیٰ نماید جلوہ در چندیں صُور — مادہ بر معنیٰ و وزن است بر صورت گواہ،

مادہ فعلیہ یا اسمیہ باشد در کلام — لیک ایں اسمیہ را جامد بود گفتن سزا

نسبت و تصغیر و ترخیم و دگر صنف عدد ۔ باعث تغییر اندر اسم زیں نبود سوا
آنچہ فعلیہ است از و صد گونہ لفظ آید پدید ۔ پس بعلم صرف با فعلیہ باشد ماجرا
ہست فعلیہ ثلاثی یا رباعی اولا ۔ پس مجرد یا مزید فیہ باشد ثانیا

مشتقاتِ عشرہ

مصدر و زو ابفعل ماضی و مضارع باز امر ۔ از ہمہ فعلیہ کن ایں پنج مشتق را بنا
از ثلاثی مجرد پنج دیگر ہم کنند ۔ ظرف و اسم آلہ و وصف و تفضیل و دگر فعّال را
فعل چوں اصل است و دیگر فرع اندر اشتقاق ۔ پس نخست از وزنہائے فعل بکشا ہم غطا
فعلہا را گر کنی تحلیل یابی مشتمل ۔ بر حدوث و نسبتِ ذات و زمانہ دائما
پس حدوثِ فعل یا مثبت بود یا منفی است ۔ ہم چنیں اخبار یا امر است در اصل بنا
نسبت فعل از بفاعل ہست معروفش بخواں ۔ ور بسوی مفعول مجہولش بخواں زیں انتما
ذات گہ واحد بود گاہے مثنی گاہ جمع ۔ باز غائب باز حاضر باز قائل اے فتیٰ
پس مذکر یا مونث زیں تغیرہائے ذات ۔ می شود در جدولِ تصریف در یکجا ادا
بس اہم باشد دریں تصریف ترتیب درست ۔ تا بہر یک صیغہ بے تکلیف گردی آشنا
در زمانہ فعلِ ماضی از پے ماضی بود ۔ شد مضارع مشترک در حال و مستقبل سوا

ماضی معروف مثبت هست در افعال اصل — واحد غائب مذکر هست اصل صیغها
جدول تصریف را شش وضع در امکاں بود — هاں مشو ششدر ره بگزیں که باشد راستا
واں بود تقسیم در سه سطر از روئے عدد — باز در هر سطر غائب و حاضر و قائل جدا
پس مؤنث را به پہلوئے مذکر جا دهی — بر مثال هو هی انتَ و انتِ و انا
اندریں ترتیب بینی مشترک با مجتمع — گردی از تکرار و تفریق مشابه هارها

گردانِ ماضی

سطر اول قَالَ قالت قلتَ قلتِ قلتُ هست — سطر دوم هست قالا قالتا پس قلتما
سطر سوم هست قالوا قلن قلتم بعد ازاں — در چپ دو سطر آخر لفظ قلنا است جا

مضارع

پنج قسم آمد مضارع اصلی و دیگر اخف — پس خفیف و اثقل و آخر ثقیل آمد بنا
یفعل اصلی اخف یفعل خفیفش یفعلُ — یفعلَنَّ یفعلن کاں را بود نون در قفا
هفت جا آید اخف یعنی پس لما و لم — لام امر و لائے نهی و لفظ شرط و در جزا
هفده است الفاظ شرطاں ما و ای من متی — این ایان و ان انچه منضم شد بما
واں بود اِمّا مهما پس متی ما اینما — ایما اذ ما اذا ما حینما پس کیفما !

هم جواب طالبات ستّه کاں امر است و نهی — باز استفهام و عرض است و تمنّی و دعا

پنج جا آید خفیف از بعد اَن لن کے اِذن — هم پس از اضمار اَن کان هم بود در پنج جا

بعد حتی لام جر داں او که الّا معنی اش — واو فا کاید جواب طالبات و انتفا!

پنج جا آید منوّن بعد ل لیت و لا — لفظ استفهام و شرطے کاں بود منضم بما